نے اپنی طنز میں بلا کی شدت پیدا کردی ہے ۔

مندرجہ بالا نظموں کے علاوہ شاد عارفی کی نظم "ساس اور بہو" بھی اسی زمرے میں شامل ہے ۔ اس کے علاوہ متعدد ایسی نظمیں اس سلسلے میں پیش کی جا سکتی ہیں جو اخبارات و رسائل میں بکھری پڑی ہیں لیکن جن سب کا تذکرہ بحث کو غیر ضروری طور پر طول دینے کے مترادف ہوگا ۔

اردو شاعری میں طنز و مزاح کے جدید ترین دور کی چوتھی رو پیروڈی یا تحریف کی رو ہے ۔ جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہوا اردو شاعری میں اس صنف کو رواج دینے والے اکبر الہ آبادی اور رتن ناتھ سرشار تھے[1] ۔

---

۱ ۔ اردو شاعری میں اکبر الہ آبادی سے قبل تحریف کے جو نمونے ملتے ہیں وہ زیادہ تر "جواب" اور "جواب الجواب" کی نوعیت کے ہیں یا پھر کبھی کبھی طعن و تشنیع اور پگڑی اچھالنے کا انداز اختیار کر گئے ہیں ۔ چنانچہ ان نمونوں کو صحیح پیروڈی کے زمرے میں شامل کرنا مشکل ہے ۔ اس ضمن میں ولی دکنی کے شعر

اچھل کے جا پڑے جوں مصرع برق   اگر مطلع لکھوں ناصر علی کوں

کے جواب میں ناصر علی نے جو شعر لکھا تھا

باعجاز سخن کراش چلے وہ   ولی ہرگز نہ پہنچے کا علی کوں

اسے "جواب" تو کہا جا سکتا ہے لیکن اسے تحریف کہنا ممکن نہیں ۔ اسی طرح مصحفی کے شعر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۶ پر ملاحظہ ہو)